قسط نمبر ۲

پروفیسر غلام احمد حریری

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت و بلاغت

خطبات کی اثرانگیزی

خطبات نبوی تاثیر اور رقت انگیزی میں درحقیقت معجزہ الٰہی تھے۔ پتھر سے پتھر دل بھی ان کو سن کر چند لمحوں میں موم ہو جاتے تھے۔ مکہ میں ایک دفعہ آپؐ نے سورۃ النجم کی آیات تلاوت کیں تو یہ اثر ہوا کہ آپؐ کے ساتھ مسلمان تو مسلمان بڑے بڑے کفار بھی سجدہ ریز ہو گئے۔ (صحیح بخاری، تفسیر سورہ نجم)

ایک دفعہ ایک نومسلم قبیلہ ہجرت کر کے مدینہ آیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان کی امداد کرنا چاہی۔ مسجد نبویؐ میں تمام مسلمان جمع ہوئے تو آپ نے ایک خطبہ دیا جس میں یہ آیت پڑھی کہ تمام بنی نوع ایک نسل سے ہیں۔

یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ (النساء)

پھر سورۃ حشر کی یہ آیت تلاوت فرمائی

ولتنظر نفس ما قدمت لغد (ہر شخص دیکھے کہ اس نے روز قیامت کیلئے کیا کچھ آگے بھیجا ہے۔

اس کے بعد فرمایا "درہم، کپڑا، غلہ بلکہ کھجور کا ایک ٹکڑا جو کچھ بھی ہو راہ خدا میں دو"۔ افلاس کے باوجود آپؐ کی مؤثر تقریر سے یہ عالم ہوا کہ ہر صحابی کے پاس جو کچھ تھا اس نے سامنے رکھ دیا۔ بعضوں نے اپنے کپڑے اتار دیئے۔ کسی نے گھر کا غلہ لا کر دے دیا۔ ایک انصاری گئے اور گھر سے اشرفیوں کا ایک توڑا اٹھا لائے۔ جو اس قدر بھاری تھا بمشکل اسے اٹھایا جا سکتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سامنے غلے اور کپڑے کے دو بڑے بڑے ڈھیر لگ گئے اور خوشی سے آپ کا چہرہ کندن کی طرح دمکنے لگا۔ (صحیح مسلم باب الصدقات)

سخت سخت اشتعال انگیز اوقات میں آپؐ کے چند فقرے معاملہ کو رفع دفع

لرکے جوشِ محبت کا دریا بہا دیتے تھے۔ اوس اور خزرج کی سالہا سال کی عداوتیں اسی اعجاز کی بدولت مبدل بہ محبت ہوگئیں۔ غزوہ بدر سے پہلے ایک دفعہ آپ سوار ہو کر نکلے۔ مسلمان اور منافقین یک جا بیٹھے ہوئے تھے مسلمانوں نے تو آپ کو سلام کہا لیکن منافقین نے ایک گستاخانہ فقرہ کہہ دیا۔ یہ چنگاری تھی جس نے خرمنِ امن میں آگ لگا دی تھی قریب تھا کہ جنگ و جدل برپا ہو جائے۔ لیکن آپؐ کے چند فقروں نے آگ پر پانی ڈال دیا (صحیح بخاری باب السلام)

فتح مکہ کے موقع پر انصار کی توقع کے خلاف جب آپؐ نے روسائے قریش کی جان بخشی فرمائی تو ان میں سے جن کی آنکھوں میں خلقِ محمدیؐ کا جلوہ نہ تھا، معترض ہوئے کہ "آخر آپؐ کو اپنے وطن و خاندان کی محبت آ ہی گئی۔ آپؐ کو یہ علم ہوا تو تمام انصار کو جمع کر کے دریافت فرمایا کہ کیا یہ سچ ہے کہ تم نے ایسا کہا ہے؟ عرض کی ہاں! یا رسول اللہ!

آپؐ نے فرمایا!

"وطن و خاندان کی پاسداری میرے پیش نظر نہ تھی۔ میں خدا کا بندہ اور اس کا رسولؐ ہوں، میں نے اللہ کی طرف ہجرت کی اور تمہاری طرف۔ اب میرا جینا تمہارا جینا ہے اور میرا مرنا تمہارا مرنا ہے۔" یہ سن کر انصار پر رقت طاری ہوگئی اور رونے لگے۔

وعظ و نصیحت میں جو خطبات آپؐ ارشاد فرماتے وہ بھی اسی قدر موثر ہوتے تھے۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبًا فذکر فتنۃ القبر التی یفتتن بھا المرء فلما ذکر ذالک ضج المسلمون ضجۃ (صحیح بخاری باب ماجاء فی عذاب القبر۔	آنحضورؐ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور اس میں فتنۂ قبر کا ذکر کیا جس میں انسان کی آزمائش کی جائے گی۔ جب یہ بیان کیا تو مسلمان چیخ اٹھے۔

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ ایک دفعہ آپ خطبہ دے رہے تھے کہ آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے" والذی نفسی بیدہ (قسم ہے اس ذات کی

جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے) یہ الفاظ آپؐ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائے اور پھر جھک گئے۔ لوگوں پر یہ اثر ہوا کہ جو جہاں تھا وہی سر جھکا کر رونے لگا۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم کو اس بات کا ہوش نہ رہا کہ آپؐ قسم کس بات پر کھا رہے ہیں ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن آپؐ نے خطبہ دیا۔ یہ خطبہ اس قدر موثر تھا کہ میں نے ایسا خطبہ نہیں سنا۔ تقریر کے دوران آپؐ نے فرمایا اے لوگو! جو میں جانتا ہوں اگر تم وہ جانتے تو ہنستے کم اور روتے زیادہ" اس فقرے کا ادا ہونا تھا کہ لوگوں کی یہ حالت ہوگئی کہ منہ پر کپڑا ڈال کر بے اختیار رونے لگے (صحیح بخاری تفسیر سورۃ المائدہ)

جوامع الکلم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جن خصوصیات سے نوازا گیا ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپؐ کو جوامع الکلم عطا کئے گئے تھے (صحیح مسلم از ابو ہریرہؓ)

جوامع الکلم سے وہ بلیغ کلمات مراد ہیں جو مختصر ہونے کے باوجود معنوی لحاظ سے بڑی وسعت رکھتے ہیں اور کم سے کم لفظوں میں زیادہ سے زیادہ معانی پیش کرتے ہیں سرورِ عالم اپنی مثال آپ تھے۔ کتب حدیث وسیر میں حضورؐ کے اجزائے کلام موتیوں کی طرح درخشانی رکھتے تھے۔ مختصر الفاظ، ان کا خوش آئند گھاؤ، ان میں معنوی گہرائی، دل پر اثر کرنے والی اخلاص، کلام نبویؐ کے امتیازات سے ہے۔ دو تین پارہ ہائے فصاحت یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

ایک بار دریافت کیا گیا کہ انسانوں کو دوزخ کے موجبات کیا ہیں ؟ آپؐ نے فرمایا الفم والفرج (یعنی دہن اور شرمگاہ) دہن سے اشارہ ہے کلام وطعام دونوں کی طرف، شرمگاہ سے اشارہ ہے جنسی داعیات کی طرف یعنی کلام کا فاسد ہونا، روزی کا ناپاک ہونا اور جنسی جذبات کا بے راہ رو ہونا انسان کی عاقبت کو سب سے زیادہ برباد کرنے والا ہے۔ (ترمذی از ابو ہریرہؓ)

حضرت علیؓ نے ایک بار سوال کیا کہ آپؐ اپنے مسلک کی وضاحت فرمائیں۔ آپؐ نے مختصر جس فصیح انداز سے جواب دیا اور اس جواب میں اپنے کردار اور اپنی روایت کی جامع تصویر کھینچ دی وہ بجائے خود انسانی کلام میں ایک اعجاز ہے۔ آپؐ نے فرمایا :۔

المعرفۃ راس مالی ، والعقل اصل دینی ، والحب اساسی ، والشوق

=

مرکبی، وذکر اللہ انیسی، والثقۃ کنزی والحزن رفیقی، والعلم سلاحی، الصبر ردائی، والرضا غنیمتی، العجز فخری، الزھد حرفتی، والیقین قوتی، والصدق شفیعی، والطاعۃ حسبی، والجھاد خلقی، وقرۃ عینی فی الصلوٰۃ (شفاء قاضی عیاض) ضعیف روایت منقول از حضرت علی رضی اللہ ـہ)

معرفت میرا سرمایہ ہے، عقل میرے دین کی اصل ہے محبت میری بنیاد ہے۔ شوق میری سواری ہے۔ ذکر خداوندی میرا رفیق ہے۔ اعتماد میرا خزانہ ہے۔ غم میرا رفیق ہے۔ علم میرا ہتھیار ہے۔ صبر میرا لباس ہے، خدا کی رضا میری غنیمت ہے عاجزی میرے لئے وجہ فخر ہے۔ زہد میرا پیشہ ہے۔ یقین میری طاقت ہے، صدق میرا سفارشی ہے طاعت میرا بچاؤ ہے۔ جہاد میرا کردار ہے۔ اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

حسن تمثیل حسن تمثیل کی بے شمار زریں تمثیلیں آپؐ کے کلام میں موجود ہیں۔ جن کی مدد سے آپؐ نے بڑے بڑے مسائل لوگوں کے ذہن نشین کرا دیئے۔ ان میں سے ایک کو ہی لیجئے۔

مجھے خدا نے ہدایت اور علم کا جو کچھ سرمایہ دے کر بھیجا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ زمین پر موسلا دھار بارش ہو۔ پھر اس زمین کا جو ٹکڑا بہت ہی زرخیز ہے اس نے بارش کو پوری طرح جذب کیا۔ اور مرجھایا ہوا سبزہ ایسے سے ترو تازہ ہوگیا۔ اور نئی بوٹیاں کثرت سے اُگ آئیں۔ پھر زمین کا کچھ حصہ ایسا بھی ہے جس نے پانی کو اپنے اندر جمع رکھا اور اللہ نے اس کو لوگوں کے لئے مفید بنایا۔ انھوں نے اس کو پیا اور کھیتوں کو سیراب کیا۔ پھر یہ پانی ایک اور قطعہ زمین پر برسا جو چٹیل میدان تھا اور نہ اس نے پانی کو جمع کیا اور نہ جذب کر کے روئیدگی دکھائی۔ پس اس میں ایک مثال تو ان لوگوں کی ہے جنھوں نے علم دین میں سوجھ بوجھ پیدا کی اور جو کچھ ہدایت مجھے دے کر اللہ نے بھیجا ہے اس سے جسے فائدہ پہنچا اس نے خود علم حاصل کیا اور دوسروں کو سکھایا۔ دوسری مثال ان لوگوں کی ہے جنھوں نے اس دعوت کو سُن کر سر نہیں اٹھایا۔ اور نہ اللہ کی اس ہدایت کو قبول کیا۔ جو میرے ذریعے بھیجی گئی ہے۔ (بخاری و مسلم)

تمام گفتگو کا ماحصل یہ ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جس

معجزانہ فصاحت و بلاغت سے نوازا تھا۔ اس مختصر مقالہ میں تو کیا ضخیم کتب کے ذریعے بھی اس کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا جو کلام الٰہی آپ پر نازل کیا گیا تھا۔ اس کی معجزانہ بلاغت کے سامنے عالم ارض کے سب ادبار و خطباء نے سر تسلیم خم کر لیا تھا۔ وحی خفی کی صورت میں جو علوم و معارف آپ کو عطا ہوئے وہ جوامع الکلم کے آئینہ دار اور فصاحت و بلاغت کی دولت سے مالا مال تھے۔ محدثین کرام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان بلیغ جواہر ریزوں کو بڑی کاوش اور محنت سے جمع کیا اور ان کے بلاغی نکات کی نشاندہی کی ہے۔ عباسی دور کے مشہور ادیب اور شاعر شریف رضی نے اپنی کتاب "اعجازات انبویتہ" میں اس قسم کے تین سو ساٹھ بلیغ ارشادات کو جمع کر کے علم بلاغت کے نقطۂ نظر سے ان کے محاسن گنوائے ہیں۔ مگر افسوس یہ مضمون عربیت کے ان دقیق نکات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا میں نے اس سے صرف نظر کر کے اپنے مقالہ کو چند عام امور تک محدود کیا جو اس مضمون کی ضخامت کیلئے موزوں تھے۔ آخر میں معذرت خواہ ہوں کہ

لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم
چنانچہ حرف عصا گفت موسیٰ اندر طور